سونے چاندی کے تاروں سے تیار کردہ غلاف کعبہ تیاری کے مراحل کی دلچسپ کہانی

تحریر: محمود الحسن قریشی پرنسپل ابن تیمیہ ایجوکیشن کمپلیکس لاہور

مرکزِ خلائق خانہ کعبہ کو غلاف پہنانا اسلام کی بعثت سے پہلے سے رائج ہے۔ صرف اسلامی مملکتوں کے سربراہ ہی نہیں۔ بلکہ عامۃ الناس بھی بڑھ چڑھ کر اس کی تیاریوں میں حصہ لیتے رہے اور آزادانہ و بلا روک ٹوک خانہ کعبہ کو غلاف اوڑھانے کی سعادت سے سرفراز ہوتے تھے۔ آیئے ذیل میں اس کی کچھ تفصیل سے آگاہ ہوں۔

غلاف کی تاریخ: خانہ کعبہ کو غلاف پہنانے کی تاریخ قبل از اسلام سے شروع ہوتی ہے رسول اللہ ﷺ کے خاندان کے ایک معزز رئیس قبیلہ عاد کے بیٹے عدنان نے قبل از اسلام خانہ کعبہ کو غلاف پہنایا۔ حضرت اسماعیلؑ کا خانہ کعبہ کو غلاف پہنانے کا ذکر بھی تاریخ میں ملتا ہے۔ طوبیٰ جو حمیر کا یمنی بادشاہ تھا کے بارے کہا جاتا ہے کہ سب سے پہلے اس نے خانہ کعبہ کو غلاف پہنایا جو کھردرے اور پیوند لگے کپڑے سے بنا ہوا تھا اور پھر اعلیٰ کپڑے کے غلاف پہنائے جاتے رہے۔

غلاف کے کپڑے کی اقسام: قدیم زمانہ میں کئی اقسام کے غلاف پہنائے جاتے کبھی ان میں بانس یا سرکنڈے کی تیلیوں کے بنے ہوئے چق بھی لٹکائے جاتے رہے، اس کے علاوہ ریشم اور ریشہ دار یمنی کپڑے، عراقی نمدے، یمنی شالیں اور قبطی مصری کپڑے شامل ہیں۔ غلاف ایک دوسرے کے اوپر چڑھائے جاتے، یہاں تک کہ ان کے بوجھ سے خانہ کعبہ کی چھت گرنے کا احتمال ہونے لگتا۔ 160ھ بمطابق 775ء میں عباسی خلیفہ المہدی نے حج کیا تو سوائے ایک کے تمام غلافوں کو ہٹانے کا حکم دیا۔ یہی غلاف چڑھانے کا رواج آج تک جاری ہے۔

سیاہ غلاف: خلیفہ المامون نے سال میں تین دفعہ غلاف چڑھانے کا طریقہ اختیار کیا جس میں کمخواب، دیبا اور سفید ریشمی غلاف شامل تھے۔ اس کے بعد عباسی خلیفہ الناصر نے اسے سبز اور سیاہ کپڑے کے غلاف چڑھائے۔ اس کے بعد سیاہ رنگ کا غلاف ہی قابل قبول ہوا۔ خانہ کعبہ کے دروازے پر پردہ لٹکانے کا عمل 810ھ بمطابق 1408ء سے شروع ہوا۔

غلاف فیکٹری کی تعمیر: 1346ھ بمطابق 1927ء شاہ عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن السعود نے مکہ میں خانہ کعبہ کے غلاف کی تیاری کیلئے ایک فیکٹری قائم کی۔ 1362ھ بمطابق 1943ء مرحوم شاہ فیصل نے فیکٹری میں مزید اضافہ اور اصلاح کی۔ پہلا سیاہ اور سبز غلاف 1328ھ بمطابق 1962ء میں تیار ہوئے۔ جدہ میں فیکٹری کی نئی بلڈنگ کا افتتاح 1397ھ بمطابق 1977ء میں جدید مشینری کے ساتھ ہوا۔

سولہ میٹر لمبی سلائی مشین: دو سال قبل دنیا کی سب سے لمبی خودکار سلائی مشین جرمنی سے 3 ملین ڈالر کی خریدی گئی۔ اس مشین سے چھ ماہ کا کام چھ ہفتوں میں تیار کیا جاتا ہے۔ اس مشین پر بہترین تعلیم یافتہ اور مخصوص تربیت حاصل کئے ہوئے تقریباً دوسو ذہین ترین افراد مأمور ہیں۔

اخراجات: غلاف کی تیاری پر تقریباً 17 ملین ڈالر سے زیادہ کے اخراجات اٹھ جاتے ہیں۔ 670 کلوگرام خالص درآمد شدہ ریشم سے کپڑا تیار کیا جاتا ہے۔ کپڑا 47 تھانوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ ہر تھان 14 میٹر لمبا اور 101 سینٹی میٹر چوڑا ہوتا ہے۔ تقریباً 120 کلوگرام خالص سونا اور 50 کلوگرام چاندی اس کپڑے کی تیاری میں استعمال ہوتی ہے۔

پٹی: غلاف 14 میٹر اونچا ہوتا ہے۔ جس پر 95 سینٹی میٹر چوڑی اور 45 میٹر لمبی پٹی ہوتی ہے جو 16 ٹکڑوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ جو غلاف کے چاروں طرف لگتی ہے۔ پٹی سنہری روپہلی دھاگوں سے پرکشش ڈیزائنوں میں تیار کی جاتی ہے اور اس میں قرآنی آیات تحریر کی جاتی ہیں جو خالص عربی سٹائل میں ہوتی ہیں۔

کڑھائی کیا ہوا پردہ: کعبہ کی چاردیواری، الملتزم، الحجر، باب ابراہیم اور دونوں کونوں کے درمیان پردہ پر قرآنی آیات لکھی جاتی ہیں۔ الملتزم دروازے کی پٹی کی طرف پٹی کے چار حصے ہیں۔ پٹی کے نیچے سورۃ اخلاص اور تین لیمپ شیڈز ہیں۔ اس کے ساتھ پردہ (البرقعہ) ہے۔

خادم الحرمین الشریفین کا تحفہ: پانچ حصوں پر مشتمل آپس میں جوڑے ہوئے سیاہ ریشمی کپڑے کا رقبہ 20.86 مربع میٹر ہے۔ یہ قرآنی آیات اور اچھوتے ڈیزائنوں سے مزین ہوتا ہے۔ جو سنہری اور روپہلی دھاگے سے کڑھا ہوا ہوتا ہے۔ پردے کے آخر میں ایک تحریر ہے جس میں لکھا گیا ہے کہ یہ کپڑا مکہ میں تیار ہوا ہے اور حرمین شریفین کے متولی شاہ فہد کی طرف سے تحفہ ہے۔ دوسری اطراف یعنی الحجر، باب ابراہیم اور دونوں کونوں کے

درمیان چار ٹکڑوں پر مشتمل پٹی ہے۔

غلاف کی تیاری: ورکشاپ ہر سال دو غلاف تیار کرتی ہے ان میں سے ایک پشت پر ڈالا جاتا ہے۔ ان پر سارا سال کام جاری رہتا ہے جو مندرجہ ذیل مراحل پر مشتمل ہوتا ہے۔

رنگائی: پہلا مرحلہ کپڑے کی رنگائی کا ہے۔ استعمال ہونے والا مواد جو اعلیٰ درجے کے خام ریشم کے گولوں کی شکل میں ہوتا ہے اور ان گولوں پر گوند کی تہ چڑھی ہوتی ہے جس سے ریشم زردی مائل رنگ کا ہو جاتا ہے۔ ان گولوں کا وزن 100 گرام اور لمبائی 3000 میٹر اور اونچائی 76 سینٹی میٹر ہوتی ہے۔ یہ قدرتی ریشم دو مراحل میں رنگا جاتا ہے۔ پہلے مرحلے میں ان ریشم کے گولوں کو گرم زیتون کے صابن اور ادویات ملے محلول میں ڈالا جاتا ہے۔ یہ گولے 90 سینٹی گریڈ کی حرارت پر تقریباً دو گھنٹے اس محلول میں ڈوبے رہتے ہیں۔ پھر ان کو کئی مرتبہ پانی میں دھویا جاتا ہے۔ قدرتی ریشم پھر اپنا قدرتی سفید رنگ اختیار کر لیتا ہے اور رنگائی کیلئے تیار ہے لیکن اس کا وزن 30 فیصد کم ہو جاتا ہے۔

ایک سال کا غلاف: ریشم کے گولوں کا وزن کر کے یہ مشین کیلئے الگ کئے جاتے ہیں۔ رنگ کو مستحکم کرنے کیلئے ادویات استعمال کی جاتی ہیں۔ ریشم کو رنگائی کے بیسن کے گرد لپیٹا جاتا ہے جسے دو گھنٹوں تک اسی حالت میں رکھا جاتا ہے۔ دھاگے پختہ رنگ لئے پورے سال کیلئے لوگوں کے بے انتہا ہجوم کے چھونے کیلئے ایک سال کی مدت کیلئے تیار ہیں۔

بنائی: دوسرا مرحلہ بنائی کا ہے۔ یہ ابتدائی بنائی ہاتھ سے اور مشینی بنائی پر مشتمل ہے۔ ابتدائی بنائی میں گولوں کو کونوں میں تبدیل کرنا ہے تاکہ دھاگہ سپیشل مشینوں پر پھیل سکے۔ اس میں دھاگوں کو آپس میں جوڑنا، دھاگے کو مشینی کنگھیوں کے سروں سے گذارنا ہے۔ چوڑائی کے رخ دھاگہ خاص مشینوں کے پہیوں پر لپیٹا جاتا ہے۔ جنہیں "ریل" یا چرخی کہا جاتا ہے جو شٹل کے اندر لگی ہوئی ہوتی ہے۔ شٹل لمبائی کے رخ دائیں بائیں حرکت کرتی ہے جس سے دھاگہ کپڑے کی شکل میں تیار ہونے لگتا ہے۔ ہاتھ سے بنائی کرنے والے شعبہ کا تعلق سیاہ اور سبز کپڑا تیار کرنے والے اندرونی شعبہ سے ہوتا ہے۔ یہ بڑا تھکا دینے والا پُر مشقت کام ہے جس سے بہت اعلیٰ شاہکار کپڑا تیار ہوتا ہے۔ مشینی بنائی میں ایک دوسری مقدار رنگین دھاگے تیار کر کے اسے جدید مشینوں کیلئے تیار کیا جاتا ہے۔

ڈیزائن اور لکھائی: تیسرا مرحلہ ڈیزائن اور لکھائی ہے۔ اگرچہ متن تو نہیں بدلتا لیکن ڈیزائن اور سٹائل میں تبدیلی آتی رہتی ہے۔ ڈیزائنر اسلامی ڈیزائنوں اور نمونوں کا مطالعہ کرتا ہے۔ جن کا معائنہ بااختیار اتھارٹی کرتی ہے۔ ان افسران اور ماہرین کے فیصلہ کے مطابق جہاں ضرورت ہوتی ہے یہ ڈیزائن بنائے جاتے ہیں۔ آخری منظوری سرپرست حرمین شریفین کی ہوتی ہے۔ سپیشل ڈیزائن بلاکس پر بنائے جاتے ہیں اور مشین میں ڈال کر چھاپ دیئے جاتے ہیں جہاں مشین دھاگے کو ڈیزائن کے مطابق حرکت دیتی ہے۔

چھپائی کا کام: غلاف کے کپڑے پر کشیدہ کاری چھپائی کے شعبہ میں ہوتی ہے۔ اس کی بنیاد 1399ھ بمطابق 1978ء میں رکھی گئی اور پاؤڈر چھڑکنے اور چونے کا پانی ابھری ہوئی لکھائی پر ڈالنے اور مہر لگانے کا طریقہ ختم کر دیا گیا۔ چھپائی کے طریقے میں پہلے مشین تیار کی جاتی ہے۔ غلاف کی پٹی، کعبے کے دروازہ کا پردہ اور دوسری لکھائی سیاہ ریشم پر لکھی جاتی ہے۔ پرنٹنگ کا کام سیاہ پردوں پر بڑی مہارت سے کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد بڑا اہم مرحلہ آتا ہے جو کپڑے پر سونے اور چاندی کے دھاگوں سے کڑھائی کا کام ہے۔ کام کا یہ مرحلہ بڑے تحمل کے ساتھ ہاتھ سے کرنا پڑتا ہے۔

مکمل غلاف: مکمل غلاف کو گرد و غبار سے محفوظ، واٹر پروف اور درجہ حرارت کو کنٹرول کئے ہوئے کمرے میں آگ سے محفوظ کرتے ہوئے رکھا جاتا ہے۔ حج کے موقع پر غلاف کو حرم کے نگران اعلیٰ کے سپرد کرنے کی تقریب منعقد کی جاتی ہے۔ نگران اعلیٰ کو ایک پرس بھی دیا جاتا ہے جو فیکٹری میں تیار کیا جاتا ہے۔ جس میں خانہ کعبہ کی چابی ہوتی ہے۔ مکہ کے افسرانِ اعلیٰ اور پوری دنیا کے میڈیا کے لوگ اس تقریب میں شرکت کرتے ہیں۔ شاندار غلاف خانہ کعبہ پر اوڑھانے کیلئے تیار ہے جسے 9 ذوالحجہ کو جب حاجی میدانِ عرفات میں ہوتے ہیں کعبہ پر چڑھا دیا جاتا ہے۔

محنت کو خراجِ تحسین: پرانے غلاف کو بڑی احتیاط سے محفوظ کر لیا جاتا ہے۔ مختلف ٹکڑے خانہ کعبہ میں پوری دنیا سے آنے والے حجاج کرام میں سے خاص حیثیت کے حاجیوں اور اعلیٰ درجے کے عربوں کو دیئے جاتے ہیں۔ 1403ھ بمطابق 1982ء میں خانہ کعبہ کے دروازے کا پردہ اقوام متحدہ کو اسلامی دنیا کے ایماء پر خیر سگالی کے طور پر نیویارک میں واقع دفتر میں ایک تقریب میں پیش کیا گیا۔ یہ ٹکڑا اور ستارا جو 2 میٹر چوڑا اور 9 میٹر اونچا ہے اقوام متحدہ کے استقبالیہ لاؤنج میں آویزاں ہے۔ جو غلاف تیار کرنے والے عرب کارکنان کی انتھک محنت اور مہارت کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہے۔